میں آپ نے تحریک کشمیر کا اعلان کر دیا۔ صرف چھ ماہ میں ہی مجلس احرار اسلام کے پچاس ہزار رضا کار کشمیر میں پابند سلاسل ہوئے۔ تمام سرکردہ احرار لیڈروں کو قید کر دیا گیا۔ "زمیندار" کے کشمیر نمبر والے پرچے ضبط ہوئے۔ چودھری افضل حق اپنی بیماری اور بظاہر جماعت سے لاتعلقی کی بناء پر گرفتاری سے بچے ہوئے تھے مگر پس پردہ تحریک کشمیر آپ ہی کی نگرانی میں جاری تھی۔ بالآخر آپ کو چند گھنٹے کی مہلت دے کر لاہور سے نکالا گیا مگر آپ وہاں بھی تبلیغ و تقریر سے باز نہ آئے تو آپ کو حکومت نے ملتان سنٹرل جیل میں ایک سال کے لئے قید کر دیا۔

۱۹۳۴ء میں قادیان میں جب مجلس احرار اسلام نے فاتحانہ قدم رکھا اور اپنا شعبۂ تبلیغ قائم کر کے مسجد اور مدرسہ کی بنیاد رکھی تو اس دقیع تجویز میں بھی آپ کا اصولی مشورہ شریک تھا۔ اسی طرح ۱۹۳۹ء میں فوجی بھرتی بائیکاٹ کی تحریک کے سلسلہ میں شیخ حسام الدین، مولانا مظہر علی اظہر کے ساتھ آپ کو ڈیڑھ سال کے لئے قید کر کے راولپنڈی جیل پہنچا دیا گیا جہاں آپ نے سیرۃ النبیؐ پر مشہور زمانہ کتاب "محبوب خدا" تحریر فرمائی۔

یہ چودھری افضل حق مرحوم کی زندگی کا ایک اجمالی جائزہ ہے ورنہ ان آفتاب بداماں ہستیوں کے لئے دفتروں کی ضرورت ہے۔ یوں تو احرار نے خطابت کے امام پیدا کئے ہیں مگر افضل حق مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مفکر، مصلح اور ادیب بھی تھے۔ خطابت کے ہنگاموں سے کہیں زیادہ انہیں قلم کا سکون عزیز تھا۔ وہ احرار میں قلم و قرطاس کی آبرو تھے۔ انہوں نے اپنی تمام تر توانائیاں علم و ادب کے لئے صرف کیں اور خون جگر سے اس کی آبیاری کرتے رہے۔ آپ ادب برائے ادب کی بجائے ادب برائے زندگی کے قائل تھے۔ ان کی بلند پایہ کتب ان کی شخصیت کی مکمل عکاس ہیں جن میں "زندگی"، "میرا افسانہ"، "دیہاتی رومان"، "خطوط افضل حق"، "جواہرات"، "شعور"، "آزادیٔ ہند"، "محبوب خدا"، "دین اسلام" اور "تاریخ احرار" عظیم شہرت کی حامل ہیں۔ پاکیزگیٔ خیال، خلوص و صداقت اور جوش و سرمستی کی تمام صفات اُن کے اسلوب میں اس طرح رچ بس گئی ہیں کہ ان کی تحریریں پڑھ کر ذہن وجد کرتا ہے دل جھوم اٹھتا ہے اور عقل حیران ہو جاتی ہے کہ قید و بند کی صعوبتوں کو جھیلنے والا انسان قنوطی بننے کی بجائے کس طرح امید و رجاء کا پیکر ہے چودھری افضل حق کی زندگی آزمائش و مصائب سے عبارت تھی۔ دار و رسن کی کڑی آزمائشوں نے آپ کو ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا دیا تھا مگر کام کی لگن، خدمت خلق کی اُمنگ اور آزادی کی تڑپ نے انہیں ہمیشہ سرگرم رکھا گرتی ہوئی صحت نے آپ کے ناتواں جسم پر بھرپور وار کیا اور آخر کار ۸ جنوری ۱۹۴۲ء کو یہ آزادیٔ وطن کا ان تھک